از عدالتِ عظمیٰ

ہکم راج کھنوسرا

بنام

یونین آف انڈیا و دیگران

تاریخ فیصلہ: 17 مارچ، 1997

[کے راماسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز ایکٹ، 1985:

دفعات 20(2) اور 21(1) کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعات 27-ٹریبونل کے ذریعے منظور کردہ حکم پر عمل درآمد کے لیے درخواست-حد بندی-13.3.1992 ٹریبونل کے حکم کے ذریعے ملازم کی برخاستگی کو کالعدم قرار دیا گیا، اسے ملازمت میں بحال کیا گیا اور ہدایت کی گئی کہ وہ تمام نتیجہ خیز فوائد کا حقدار ہو گا- نتیجہ خیز فوائد کے لیے ملازم کی نمائندگی مسترد ہونے پر، اس نے توہین عدالت کی درخواست دائر کی جسے مسترد کر دیا گیا-13.12.1994 پر ملازم نے ٹریبونل کے مورخہ 13.3.1992 کے حکم پر عمل درآمد کے لیے دفعہ 2" کے تحت درخواست دائر کی-ٹریبونل نے درخواست کو حد بندی کے طور پر مسترد کر دیا- قرار پایا کہ، ٹریبونل کے ذریعے منظور کردہ حتمی حکم دفعہ 27 کے تحت اس کے حتمی ہونے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر قابل عمل ہے-ٹریبونل نے درخواست کو حد سے ممنوع قرار دیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2237، سال 1997۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، جودھ پور، راجستھان کے او اے نمبر 466، سال 1994 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایل سی گوئل اور مس سریتا بامزئی۔

جواب دہندگان کے لیے مس کاماکشی مہلوال، مس کنوپریا اور اے کے شرما۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔ اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

یہ اپیل، خصوصی اجازت کے ذریعے، سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، جودھ پور کے حکم سے پیدا ہوتی ہے، جو 16 اپریل 1996 کو او اے نمبر 466/94 میں دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ کو ابتدائی طور پر معطل کر دیا گیا اور اس کے خلاف 29 اپریل 1974 کو فرد قرار داد جرم دائر کی گئی۔ ان کی برطرفی کا حکم بالآخر کالعدم قرار دے دیا گیا اور اس کے بعد انہیں ٹریبونل کے 13 مارچ 1992 کے حکم نامے کے ذریعے او اے نمبر 261/91 میں ملازمت پر بحال کر دیا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برخاستگی کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ٹریبونل نے یہ حکم جاری کیا تھا کہ اپیل کنندہ ان تمام نتیجہ خیز فوائد کا حقدار ہے جو وہ ملازمت میں ہوتا تو حاصل کر سکتا تھا۔ چونکہ ان کی نمائندگی کے باوجود، انہیں نتیجہ خیز فوائد نہیں دیے گئے، اس لیے انہوں نے 11 دسمبر 1992 کو توہین عدالت کی درخواست دائر کی، جسے ٹریبونل نے 29 جولائی 1993 کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد، اپیل کنندہ نے 13 مارچ 1992 کے حکم کو نافذ کرنے کی ہدایت کے لیے موجودہ او اے دائر کیا۔ ٹریبونل نے 16 اپریل 1996 کے متنازعہ حکم کے ذریعے اسے اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اپیل کنندہ کی درخواست کو حد سے روک دیا گیا تھا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

واحد سوال یہ ہے کہ: کیا ٹریبونل کے پہلے حکم پر عمل درآمد کی درخواست کو حد سے روک دیا گیا تھا؟ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز ایکٹ، 1985 کی دفعہ 27 (مختصر طور پر، 'ایکٹ') اس طرح تصور کرتی ہے:

"27. ٹریبونل کے احکامات پر عمل درآمد۔-اس ایکٹ اور قواعد کی دیگر توضیعات کے تابع، کسی درخواست یا اپیل کو بالآخر نمٹانے والا ٹریبونل کا حکم حتمی ہوگا اور اسے کسی عدالت (بشمول عدالتِ عالیہ) میں زیر بحث نہیں بلایا جائے گا اور اس طرح کے حکم پر اسی انداز میں عمل درآمد کیا جائے گا جس میں دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (a) میں مذکور نوعیت کا کوئی حتمی حکم (چاہے ایسا حتمی حکم حقیقت میں دیا گیا ہو یا نہیں) اس شکایت کے سلسلے میں جس سے درخواست کا تعلق ہے اس پر عمل درآمد کیا جاتا۔"

ایکٹ کے دفعہ 20 کے ذیلی دفعہ (2) کے متعلقہ حصے میں کہا گیا ہے کہ:

"(2) دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (1) کے مقاصد کے لیے، کسی شخص کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے شکایات کے ازالے کے لیے متعلقہ سروس قواعد کے تحت دستیاب تمام علاج سے فائدہ اٹھایا ہے۔

(a) اگر حکومت یا دیگر اتھارٹی یا افسر یا اس طرح کے قواعد کے تحت اس طرح کا حکم منظور کرنے کے مجاز دوسرے شخص کی طرف سے حتمی حکم سنایا گیا ہے، تو شکایت کے سلسلے میں ایسے شخص کی طرف سے کی گئی کسی بھی اپیل یا نمائندگی کو مسترد کر دیا گیا ہے۔"

دفعہ 21 اس سلسلے میں حد مقرر کرتی ہے۔ دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (1)(a) میں کہا گیا ہے کہ:

"(1) ٹریبونل کسی درخواست کو قبول نہیں کرے گا،۔

(a) ایسی صورت میں جہاں شکایت کے سلسلے میں دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (a) میں مذکور حتمی حکم سنایا گیا ہے، جب تک کہ درخواست نہیں کی گئی ہو، اس تاریخ سے ایک سال کے اندر جس پر ایسا حتمی حکم سنایا گیا ہے۔"

اس طرح، یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ ٹریبونل کی طرف سے منظور کردہ حتمی حکم قانون کی دفعہ 27 کے تحت اس کے حتمی ہونے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر قابل عمل ہے۔ تسلیم شدہ طور پر، حتمی حکم 13 مارچ 1992 کو منظور کیا گیا تھا۔ نتیجتاً، اپیل کنندہ کو مذکورہ تاریخ سے ایک سال کے اندر عمل درآمد کی درخواست دائر کرنے کی ضرورت تھی جب تک کہ ٹریبونل کے حکم کو اس عدالت نے خصوصی اجازت کی درخواست / اپیل میں معطل نہ کر دیا ہو جو یہاں معاملہ نہیں ہے۔ مانا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے درخواست 13 دسمبر 1994 کو دائر کی گئی تھی جو کہ ایک سال سے بھی زیادہ ہے۔ ان حالات میں، ٹریبونل اپنے اس نتیجے میں درست تھا کہ درخواست کو حد سے روک دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کا دعوی ہے کہ ٹریبونل درخواست دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کر دیتا۔ یہ اس کا معاملہ نہیں ہے کہ اس نے تاخیر کی معافی کے لیے درخواست دی تھی اور ٹریبونل نے اس کی طرف سے کی گئی تاخیر کی بنیاد کا جائزہ لیے بغیر درخواست کو مسترد کر دیا تھا۔ ان حالات میں، ہمیں ٹریبونل کی طرف سے تاخیر کو معاف کرنے سے انکار کے مزید سوال میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔